النَّبِيُّ ﷺ مَعَ بَنَاتِهِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، مَلَأَ قُلُوبَ الْآبَاءِ رَحْمَةً بِالْبَنِينَ وَالْبَنَاتِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً**﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ ایمان! آج ہم گھرانۂ نبوت کے بابرکت ماحول کی ایک روحانی جھلک دیکھیں گے، جہاں بیٹیوں پر شفقتِ پدری اپنے حسین ترین دور میں کھڑی نظر آتی ہے، جہاں بیٹیوں کے ساتھ پیار و محبت کا برتاؤ رہتی دنیا تک کے لیے قابلِ مثال بن جاتا ہے،

سامعینِ کرام! یہ شفیقانہ ورحیمانہ تعلق جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی چار عَزیزاَز جان، پاکیزہ و فرمانبردار صاحبزادیوں کے ساتھ تھا، جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عطاء فرمائی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دُخترانِ عزیزان کی پیدائش پر خوشی کا اظہار فرمایا، خالقِ وَہّاب کی اِس عنایت پر شکر بجا لایا، اور اپنی پیاری صاحبزادیوں کے لیے اَعلیٰ و خوبصورت ناموں کا انتخاب فرمایا، چنانچہ

زینب کا مطلب ہے: خوبصورت مَنظر و عُمدہ خوشبو والا پاکیزہ درخت، رُقَیَّہ کا مطلب ہے: بُلند مرتبہ و رِفعت والی، اُمّ کلثوم کا مطلب ہے: خوبصورت خَدو خَال والی، یہ نام آپ علیہ السلام نے اُنکی صحّت و عافیت کی نیک فالی کے پیشِ نظر رکھا، اور فاطمہ کا مطلب ہے: تمام غیر پسندیدہ صفات سے دُور رہنے والی، یہ نام آپ علیہ السلام نے اُنکی نیک بختی اور اُنکا گھرانہ آباد ہونے کی مبارک فالی کے طور پر رکھا.

میرے بھائیو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لیے انتہائی مہربان و مُشفق والد تھے، آپ علیہ السلام اُنکی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار فرماتے، اُنکا شاندار استقبال فرماتے، اور جیسے ہی آپ علیہ السلام دیکھتے کہ اُنکی دُخترِ رشیدہ سیدہ فاطمہ رضِی اللہ عنہا آ رہی ہیں تو آپ علیہ السلام اُنکے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، اور اِن الفاظ میں اُنہیں خوش آمدید کہتے: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي»، "خوش آمدید میری بیٹی".

آپ علیہ السلام کی اس محبت نے یہ اثر چھوڑا کہ سیدہ فاطمہ رضِی اللہ عنہا نے اپنے شفیق و مہربان والد کے اَخلاق اور اُنکے مُبارک طریقہ کی اتباع و اقتداء کو اپنا اَوڑھنا بِچھونا بنالیا، چُنانچہ اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضِی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ. وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا، فَرَحَّبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ

عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَرَحَّبَتْ بِهِ وَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا»، "ام المؤمنين عائشہ رضِی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے بات چیت میں فاطمہ رضِی اللہ عنہا سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا، وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتِیں توآپ علیہ السلام کھڑے ہوجاتے، اُنکو خوش آمدید کہتے، اُن کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر اُنہیں بٹھاتے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے استقبال کے لئے کھڑی ہوجاتِیں، آپ کا ہاتھ تھام لیتِیں، آپ کو بوسہ دیتِیں، اور اپنی جگہ پر اُنہیں بٹھاتِیں".

میرے بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نُورِ نَظر سیدہ فاطمہ رضِی اللہ عنہا کا ہر قول و فعل، ہر طور طریقہ اپنے پیارے والد حبیبِ مصطفٰی جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال، عادات و اَطوار مبارکہ سے مشابہت رکھتا تھا، اور بھلا کیسے مشابہت پیدا نہ ہوتی؟ جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر ہیں، وہ خوش ہوتِیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوش ہوتے، وہ غمگین ہوتِیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی غمگین ہوتے، اور آپ علیہ السلام فرماتے: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي»، "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا".

آپ علیہ السلام اُن سے اپنے راز کی باتیں کرتے، اپنی محبت اُن پر نچھاور فرماتے، تو میرے بھائیو! ایک بیٹی کا ایسا ہی تعلق اپنے والدین کے ساتھ ہونا چاہیے، تاکہ بیٹی ماں باپ کی آغوش کو اپنے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ محسوس کرے، اپنے دُکھ درد اُن سے بیان کرے، اپنی پریشانی کا بَرملا اُنکے سامنے اِظہار کرے، خصوصًا اپنی ماں کے ساتھ یہ تعلق اور بھی زیادہ گہرا ہونا چاہیے؛ کیونکہ ماں بیٹی کے سب سے زیادہ قریب ہوتی ہے، اور اُس پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان ہوتی ہے.

اللہ کے بندو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیٹیوں کے ساتھ کمالِ محبت کا مَظہر تھا کہ اُنہوں نے اپنی بِعثت کے بعد اپنی بیٹیوں کے لیے برابری و کُفو کا لحاظ رکھتے ہوئے، دینداری و اَخلاقِ کریمانہ کے حامل شوہروں کا انتخاب فرمایا، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُم مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ»، "جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دینداری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اُس سے شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم برپا ہوگا".

آپ علیہ السلام کے اس ارشاد گرامی میں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ بیٹیوں کی شادی میں آسانی پیدا کرنا بڑی فضیلت اور نیک نامی کی بات ہے، اور اُن کو شادی سے روکے رکھنا بڑی خطاؤں میں سے ہے.

سامعینِ کرام! آپ علیہ السلام کا اپنی صاحبزادیوں کے ساتھ کریمانہ بَرتاؤ کا ایک عظیم مَظہر یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اُنکی شادیوں کے بعد ان سے رابطہ منقطع نہ فرمایا بلکہ مسلسل اُنکی خبرگیری فرماتے رہے، اُن سے ملنے تشریف لے جاتے، اُنکے بچوں سے محبت کرتے، اُنکے شوہروں کی عزت و تکریم فرماتے، اُنکے مابین صُلح کرواتے، تاکہ وہ خوشحال اور محبت بھری زندگی گزار سکیں، چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: "جَاءَ يَوْمًا بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا. فَقَالَ: "أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟" فَقَالَتْ: "كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ". "ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضِی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، دیکھا کہ علی رضِی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمھارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ ناگواری پیش آگئی اور وہ مُجھ پر خَفا ہوکر کہیں باہر چلے گئے ہیں".

چُنانچہ آپ علیہ السلام حضرت علی رضِی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، اُن سے پیار محبت سے بات کی، اُنکا دل صاف کیا، اُنکی رنجش دُور کی، اُنہیں واپس گھر لائے، اور دونوں کے درمیان صُلح کروائی. اِسی طرح آپ علیہ السلام کی شفقتِ پدری اور اَخلاقِ عالیہ کی ایک جھلک یہ بھی ہے کہ جب حضرت رُقیّہ رضِی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو آپ علیہ السلام نے اُنکے شوہر حضرت عثمان رضِی اللہ عنہ کو اُنکے پاس رُکے رہنے کی تاکید فرمائی تاکہ وہ حضرت رُقیّہ رضِی اللہ عنہا کی تیمارداری اور اُنکی نگہداشت بہتر انداز میں کر سکیں.

تو میرے بھائیو! اپنی بیٹیوں کے معاملے میں خوفِ خُدا رکھیے، اور اپنے نبی و محبوب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی اتباع کریں.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الشَّكُورِ، ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرنے والو!** زندگی کی رونق اور اُسکی خوشیاں بیٹیوں سے ہیں، گھروں میں رحمت و شفقت کی بہاریں بیٹیوں سے ہیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے، اور اُنکے اُمور کی اَنجام دہی کی ترغیب دی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: «مَنْ عَالَ بِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ ... حَتَّى يَبِنَّ -أَيْ: يَتَزَوَّجْنَ- أَوْ يَمُوتَ عَنْهُنَّ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا»، "جس نے دو یا تین بیٹیوں کی پرورش کی، حتی کہ وہ بالغ ہوگئیں -یعنی اُنکی شادیاں ہوگئیں- یا وہ خود فوت ہوگیا، تو میں اور وہ اِن دو انگلیوں کی طرح ہوں گے".

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا.

تو میرے بھائیو! اپنی بیٹیوں کی بہترین پرورش کیجیے، اُنہیں حَیاء و عِصمت کا پیکر بنائیے، بقدرِ استطاعت اُنکے لیے زیور و زیبائش، نعمت و آسائش کا بندوبست کیجیے، اور گاہے بگاہے اُنہیں ہَدایا و تَحائف سے نوازتے رہیے، جیسا کہ آپکے نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک تھا، وہ اپنی صاحبزادیوں کو ریشمی لباس پہناتے، اُنہیں سونے

کے زیور سے آراستہ فرماتے، چنانچہ ایک مرتبہ جب آپکے پاس سونے کی انگوٹھی لائی گئی تو آپ علیہ السلام نے وہ اپنی نواسی کو عطا فرمادی اور فرمایا: «تَحَلَّيْ بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ». "اے بیٹی! اسے تم پہن لو".

یہ عمل آپ علیہ السلام کا بیٹیوں کی تکریم اور اُن کی فطرت کے مطابق پرورش کرنے کے طور پر تھا، جو اُنکے فطری ذوق کو شاداں و فرحاں رکھے، اور اُن کے نسوانی وقار کے شایانِ شان ہو.

حضراتِ والدین! اپنی بیٹیوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں! وہ آپکی گردنوں میں امانت ہیں، آپکے گھروں کی زینت ہیں، اور دنیا و آخرت میں آپکی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، اُن کی عزت و تکریم کریں، اُن پر خرچ کریں، اُن پر تنگی نہ کریں، اپنے مال اور محبت میں اُنکے ساتھ بخل سے پیش نہ آئیں، خاص طور پر وہ بیٹی زیادہ توجہ اور شفقت کی مستحق ہے جو اپنے بھائیوں میں اکیلی ہو، کیونکہ وہ آپکی محبت اور دیکھ بھال کی سب سے زیادہ محتاج ہے، جب آپ نے یہ کرلیا تو سمجھیے پھر آپ نے ربِ رحمن کا عظیم تحفہ یعنی اپنی بیٹیوں کے تئیں اپنی ذمہ داری ادا کرلی، ایک اچھے انسان سازی میں اپنا حصہ ڈال لیا، وطن کی سربلندی کے شریکِ کار بن گئے، کیونکہ بیٹیاں نِصف معاشرہ ہیں، اور وہی مستقبل کی مائیں ہیں، جو جوانمردوں کی تشکیل ساز ہیں، اور اپنے وطن کی رفعت و ترقی میں

اپنا کردار ادا کرنے والی ہیں، ربِّ اَصدق القائلین کا ارشاد ہے:﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾۔ "اور عورتوں کا بھی ہے حق ہے جیساکہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے مطابق"۔

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَبَنَاتِهِ ذَوَاتِ الْفَضْلِ الْمُبِينِ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَى بَنَاتِنَا مُحْسِنِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد بن سعيد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.